

## 20958- بھوک یا ہوا برداشت کر کے نماز ادا کرنا

### سوال

کیا وضو، قائم رکھنے کے لیے دوران نماز یا نماز سے قبل ہوارو کنی جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دونوں اخبت چیزوں کو روک کر"

صحیح مسلم حدیث نمبر (560).

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر رات کا کھانا لگ جائے اور انسان کو بھوک بھی لگی ہو تو کیا وہ پہلے کھانا کھا سختا ہے چاہے نماز کا وقت بھی نکل جائے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر کھا لگ جائے اور اس کا دل کھانے پینے والی اشیاء میں مشغول ہو جائے تو اس کے لیے نماز میں تاخیر کرنی جائز ہے چاہے وقت بھی نکل جائے۔

لیکن اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ: کھانے حاضر ہونا اور لگ جانا نماز کو وقت سے تاخیر کرنا کوئی عذر شمار نہیں ہوتا، بلکہ عذر یہ ہو سختا ہے کہ کھانے لگ جائے تو نماز ترک ہو سکتی ہے، یعنی اگر کھانا لگ چکا ہو اور اس کا دل کھانے کی طرف مشغول ہو جائے تو اس کے نماز بجماعت ترک کرنے کے لیے کھانا لکھا عذر ہو گا، اسے چاہیے کہ وہ پہلے کھانا کھائے اور پھر بعد میں مسجد جائے اگر تو اسے جماعت مل جائے تو ٹھیک و گرنہ اس پر کوئی حرج نہیں۔

لیکن اسے یہ عادت ہی نہیں بنالینی چاہیے کہ جب جماعت کا وقت ہو تو وہ کھانا کھانے لگ جائے، کیونکہ اس کا معنی یہ ہو گا اس نے نماز بجماعت ترک کرنے کا مقصود ارادہ کیا ہوا ہے، لیکن اگر بھی بھارا چاہیک ایسا ہو جائے تو نماز بجماعت ترک کرنے میں معذور ہو گا، اور وہ سیر ہو کر کھانا کھائے اور پھر نماز ادا کرنے جائے، کیونکہ اگر اس نے ایک یادو لقمه کھائے تو ہو سختا ہے اس کا دل اور زیادہ کھانے کے ساتھ مغلق ہو جائے۔

بغلاف ایسے مصظر اور مجبور شخص کے جب وہ حرام کھانا پائے مثلاً مردار تو یا ہم اسے یہ کہ سکتے ہیں کہ اگر آپ کو مردار کے علاوہ کچھ اور نہ ملے اور آپ کو ہلاک ہونے کا خدشہ ہو یا پھر ضرر و نقصان ہونے کا اندیشہ تو آپ سیر ہو کر پیٹ بھر کے کھائیں؟

یا یہ کہیں گے کہ: ضرورت کے مطابق کھاؤ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اسے کہنیگے: بقدر ضرورت کھاؤ، اس لیے اگر آپ کو دولتے کافی ہیں تو تیسرا القمہ نہ کھائیں۔

اور کیا کھانے کے ساتھ دوسری وہ اشیاء بھی ملحق کی جا سکتی ہیں جو انسان کے لیے تشویش کا باعث بنتی ہوں، مثلاً پیشاب اور پاچانہ اور ہوا؟

جواب:

بھی ہاں اس کے ساتھ ملحق کی جائیں گے، بلکہ صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کھانا حاضر ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دونوں خبیث چیزوں کو روک کر"

یعنی پیشاب اور پاچانہ روک کر اور ہوا بھی اسی طرح ہے۔

توقیع دہ یہ ہوا کہ:

ہر وہ چیز جو نماز میں انسان کے دل کو مشغول کر دے، اور اگر وہ مطلوب ہو اور دل اس کے ساتھ متعلق ہو جائے، یا پھر ناپسندیدہ چیز ہو اور اس سے دل میں قلق اور پریشانی ہو تو نماز شروع کرنے سے قبل اس سے فارغ ہونا چاہیے۔

اس سے ہم ایک فائدہ ملخص کرتے ہیں:

وہ یہ کہ نماز کی روح اور اس کا مفہود حاضر ہونا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرنے سے قبل ہر اس چیز کو زائل کرنے کا حکم دیا ہے جو نماز کے درمیان حائل ہوتی ہو۔

دیکھیں: فتاویٰ ایشیخ ابن عثیمین (13) سوال نمبر (588).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

اگر انسان اپنا پیشاب روک لے اور اسے خدشہ ہو کہ اگر وہ قضاۓ حاجت کے لیے گیا تو اس کی نماز بجماعت نکل جائیگی، تو کیا وہ پیشاب روک کر نماز ادا کر لے، یا کہ پہلے قضاۓ حاجت کر کے چاہے نماز بجماعت نکل جائے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"وہ قضاۓ حاجت کر کے وضوء کرے چاہے نماز بجماعت نکل جائے؟ کیونکہ یہ عذر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"کھانا حاضر ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دو خبیث اور گندی چیزوں کو روک کر"

دیکھیں: فتاویٰ ابن عثیمین (13) سوال نمبر (589).

واللہ اعلم۔